حصّہ (الف)

(Noun)

درج ذیل عبارت کوغور سے پڑھیے:

’’حامد، شاہد اور موہن دہلی کا لال قلعہ دیکھنے گئے۔ دہلی کی تاریخی عمارتوں میں لال قلعہ، قطب مینار، جامع مسجد اور پرانا قلعہ بہت مشہور ہیں۔ لال قلعہ مغل بادشاہ شاہ جہاں نے بنوایا تھا۔ یہ قلعہ لال پتھر کا بنا ہوا ہے۔ تینوں لڑکوں نے ٹکٹ خریدے اور قلعے کے اندر گئے۔ قلعے میں کئی عمارتیں بنی ہوئی ہیں لیکن موتی مسجد کی خوبصورتی کا کوئی جواب نہیں۔ اسے دیکھ کر لڑکوں کو بہت خوشی ہوئی۔‘‘
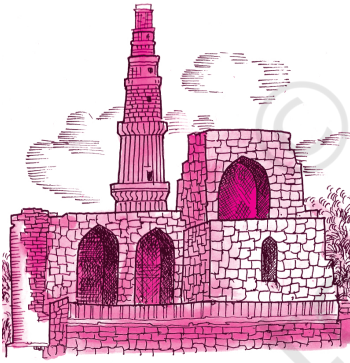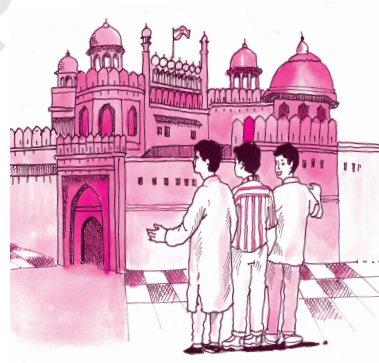
تین لڑکے لال قلعہ دیکھ رہے ہیں — شاہ جہاں — قطب مینار

آپ نے دیکھا، اس عبارت کے پہلے جملے میں پانچ نام آئے ہیں۔ حامد، شاہد اور موہن اشخاص کے نام ہیں جب کہ دہلی اور لال قلعہ جگہ کے نام ہیں۔ ان کے علاوہ پتّھر اور ٹکٹ بھی کسی چیز کے نام ہیں، آخری جملے میں خوشی ایک کیفیت کا نام ہے۔

اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ: ''کسی شخص، جگہ، چیز اور کیفیت کے نام کو اسم کہتے ہیں۔''

اوپر دی ہوئی عبارت میں حامد، شاہد اور موہن تینوں کو ''لڑکوں'' کہا گیا ہے۔ اسی طرح لال قلعہ، قطب مینار، جامع مسجد اور پرانے قلعے کے لیے 'عمارت' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ لڑکا اور عمارت ایسے نام ہیں جو ہر لڑکے اور ہر عمارت کے لیے استعمال ہو سکتے ہیں۔ حامد، شاہد، موہن، لال قلعہ، موتی مسجد، دہلی، لڑکوں، عمارتوں اور جگہ کے خاص نام ہیں۔ حامد، شاہد یا موہن کے نام سے کسی اور کو نہیں پکارا جا سکتا۔ اسی طرح ہر قلعہ، ہر شہر اور ہر مسجد کو نہ تو لال قلعہ کہا جا سکتا ہے نہ موتی مسجد نہ دہلی۔

''کسی عام شخص، عام جگہ اور عام چیز کے نام کو اسمِ عام کہتے ہیں۔ اسم عام کو 'نکرہ' بھی کہا جاتا ہے۔''

''کسی خاص شخص، خاص جگہ اور خاص چیز کے نام کو اسمِ خاص کہتے ہیں۔ اسم خاص کو 'اسمِ معرفہ' بھی کہا جاتا ہے۔''

دنیا کے ہر شخص کو اس کے نام سے پکارا جاتا ہے لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہیں جنھیں اُن کے اصل نام کے علاوہ دوسرے نام، خطاب یا لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

نیچے دیے ہوئے جملوں سے یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجائے گی:

1. مولانا 'ابوالکلام آزاد' کا اصل نام محی الدین احمد ہے۔
2. سروجنی نائیڈو کو 'بلبلِ ہند' کہا جاتا ہے۔
3. سچن تندولکر کو اُن کی شاندار بلّے بازی کی وجہ سے انھیں 'ماسٹر بلاسٹر' کے نام سے پکارا جاتا ہے۔
4. رگھوپتی سہائے اردو ادب میں 'فراق گورکھپوری' کے نام سے جانے جاتے ہیں۔
5 حضرت عیسیٰؑ کو 'ابنِ مریم' بھی کہا جاتا ہے۔

ان جملوں میں سروجنی نائیڈو کے لیے 'بلبلِ ہند' اور سچن تندولکر کے لیے 'ماسٹر بلاسٹر' کے نام ان کے لقب کے طور پر استعمال کیے گئے ہیں۔ لقب اسمِ خاص کی ایک قسم ہے۔

''وہ نام جو کسی شخص کی خوبی یا کمال کی وجہ سے مشہور ہو گیا ہو، اسے لقب کہتے ہیں۔''

اس کی مزید مثالیں ہیں : بابائے اردو (مولوی عبدالحق)، حکیم الامّت (اقبالؔ)، شاعرِ انقلاب (جوشؔ) خدائے سخن (میرؔ)، مصوّرِ غم (راشدالخیری) وغیرہ۔

خطاب بھی اسمِ خاص کی ایک قسم ہے۔

''وہ نام جو نمایاں خدمات کے لیے حکومت یا کسی ادارے کی طرف سے کسی شخص کو دیا جائے، اسے خطاب کہتے ہیں''۔

مثلاً: 'بھارت رتن'، 'پدم بھوشن'، 'پدم شری'، 'نجم الدولہ'، 'دبیر الملک'، 'خان بہادر'، 'شمس العلما'۔

تخلّص بھی اسمِ خاص کی ایک قسم ہے۔

اکثر شاعروں کا اپنے نام کے علاوہ ایک اور نام بھی ہوتا ہے، جسے وہ اپنی شاعری میں استعمال کرتے ہیں۔

اس طرح کے نام کو 'تخلّص' کہتے ہیں جیسے خواجہ میر کا تخلّص دردؔ، شیخ محمد ابراہیم کا تخلّص ذوقؔ اور الطاف حسین کا تخلّص حالیؔ۔

آپ نے اوپر لکھے ہوئے جملے میں ابنِ مریم پڑھا۔

حضرت عیسیٰؑ کو ان کی والدہ کے نام کی مناسبت سے ابنِ مریم یعنی مریم کا بیٹا کہا جاتا ہے۔ **وطن، ماں، باپ اور خاندان کے تعلق سے جو نام مشہور ہو جاتے ہیں انھیں 'کنیت' کہتے ہیں۔** یہ اسمِ خاص کی ایک قسم ہے۔

اسم خاص کی طرح اسمِ عام کی بھی قسمیں ہیں۔ ان قسموں کو سمجھنے کے لیے نیچے دی ہوئی عبارت پڑھیے۔

''حامدہ نے اپنی بیٹی سے لوٹا مانگا۔ وہ لُٹیا لے آئی۔ دادی نے حامدہ سے کہا کہ ننّھے کے سامنے کٹورا، کٹوری اور گھنٹی رکھ دو۔ وہ کھیلتا رہے گا۔ اس کے آگے چاقو، قلم اور کنگھا رکھا ہے۔ ان چیزوں کو اٹھا لو۔ دادا نے ننّھے کو بہلانے کے لیے میاؤں میاؤں، غٹر غوں اور ککڑوکوں وغیرہ کی آوازیں نکالیں۔ دادی نے حامدہ سے پوچھا۔ دوپہر ہوگئی۔ زینب اب تک اسکول سے گھر نہیں آئی۔ وہ صبح سے بھوکی پیاسی ہوگی۔''
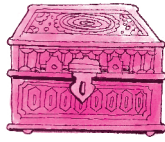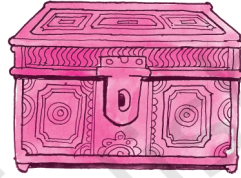
اس عبارت میں آپ نے کئی چیزوں کے نام پڑھے۔ جیسے لوٹا، لُٹیا، کٹورا، کٹوری، چاقو، قلم، میاؤں میاؤں، دوپہر، صبح، اسکول، گھر وغیرہ۔ یہ سب اسمِ عام ہیں، لیکن اپنی خصوصیت کے اعتبار سے ان کی الگ الگ قسمیں ہیں۔

''وہ لفظ جو کسی چیز کو بڑا یا بھاری بھرکم کرکے ظاہر کرے، اسے اسمِ مکبّر کہتے ہیں۔'' جیسے: لٹیا سے لوٹا، پتیلی سے پتیلا، کٹوری سے کٹورا گھنٹی سے گھنٹہ وغیرہ۔

''وہ لفظ جو کسی چیز کو چھوٹا کرکے ظاہر کرے، اسے اسمِ مصغّر کہتے ہیں۔'' جیسے: صندوق سے صندوقچہ، باغ سے باغیچہ، کتاب سے کتابچہ وغیرہ۔

''وہ لفظ جو کسی ہتھیار، اوزار یا آلہ کا نام ظاہر کرے، اسے اسم آلہ کہتے ہیں۔'' جیسے: چاقو، قلم، تلوار، پیچ کس، ہتھوڑا، چھینی اور کنگھا وغیرہ۔

''وہ لفظ جو کسی جاندار یا بے جان اشیا کی مخصوص آوازوں کو ظاہر کرے، اُسے اسمِ صوت کہتے ہیں۔''

جیسے : میاؤں میاؤں، ککڑوکوں، ٹرٹر، غٹرغوں، چوں چوں، کھٹ کھٹ ، چھَن چھَن وغیرہ۔

''وہ لفظ جو کسی جگہ یا وقت کے نام کو ظاہر کرے، اسے اسمِ ظرف کہتے ہیں۔'' جیسے: گھر، کتب خانہ، چوراہا، اسکول، صبح، دوپہر، شام وغیرہ۔

وہ لفظ جس سے کسی مقام کا علم ہو اسے اسم ظرفِ مکاں کہتے ہیں۔

جیسے : عیدگاہ، اسکول، کتب خانہ وغیرہ۔

وہ لفظ جس سے وقت کا پتا لگے اُسے اسم ظرفِ زماں کہتے ہیں۔

جیسے : صبح، دوپہر، کل، پرسوں وغیرہ۔